نگران منصور احمد خان
مدیر عبد الباسط طارق
ماہنامہ مغربی جرمنی
اخبار احمدیہ
ماہ دسمبر 1982ء
کتابت مقصود الحق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے احبابِ جماعت کے نام
تازہ پیغام

رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا
خلیفۃ المسیح الرابع
امام جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِر

پیارے عزیز بھائیو اور بہنو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

— صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ادائیگیوں کا اس وقت نواں مرحلہ ہے۔ جو 28 فروری 1983 کو ختم ہوگا۔ دنیا کے مختلف ممالک کے مخلص جماعت نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے اور اب نویں مرحلہ کی ادائیگی ہو رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور وہ زندہ تابندہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیش از پیش قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔

— غلبہ اسلام کی مہم آپ سے مالی جہاد کا مطالبہ کرتی ہے اور جو لوگ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کی اولادوں کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اجر عظیم عطا فرماتا ہے۔

— میں عالمگیر جماعت احمدیہ کے تمام عہدیداران کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس امر کا اہتمام کریں کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں اور وصولی کا جائزہ لیں کہ فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر وعدہ کا 9/15 حصہ ادا ہو چکا ہے یا نہیں۔ فرداً فرداً وعدہ کنندگان سے رابطہ کریں۔

— اس لمحہ جبکہ دوران صد سالہ جوبلی منصوبہ کے اجراء کے بعد کئی دوست اللہ تعالیٰ کے فضل سے برسرِ روزگار ہو چکے ہوں ان سے درخواست ہے کہ انکو بھی اس قربانی میں شامل کریں اور جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ نے مزید فراخی اور وسعت عطا فرمائی ہو انکو بھی فرداً فرداً توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے وعدوں پر نظر ثانی کریں اور اللہ تعالیٰ نے ان پر جو مزید فضل نازل فرمائے ہیں وہ اپنے وعدوں کو بڑھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین۔ اللّٰھم آمین۔

والسلام
خاکسار
مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

ق-1156
8/12/82

History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr:..................

پردہ کی اہمیت

(از عبدالباسط طارق صاحب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض یہ ہے کہ متقیوں کا ایک ایسا گروہ تیار کیا جائے جو اپنے نیک نمونہ اور روحانی قوت سے نوعِ انسانی کو مادیت کے گند سے نکال کر اسلام کی روشنی کی طرف کھینچ لائے اسلام کو دیگر تمام ادیان پر غالب کرنے کی ذمہ داری جماعت احمدیہ پر ڈالی گئی ہے اسلیے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر مرد و زن اسلام کی تعلیمات پر پوری طرح عمل پیرا ہو لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ ہماری بعض بہنیں اور بچیاں اسلامی پردہ کی پرحکمت تعلیم پر عمل کرنا ترک کر چکی ہیں مرد بھی کسی حد تک اسکے ذمہ دار ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جرمنی کی پہلی مجلسِ شوریٰ کے موقعہ پر فرمایا۔

> مستورات کو جو پردہ کی حُرمت بھولنے کی اجازت دی جا رہی ہے یہی شکل بن رہی ہے یہ بہت خطرناک بات ہے۔ پردہ کی کیا شکل ہو، کس رنگ میں اسلامی پردہ ہونا چاہیے اور مختلف سوسائٹیوں میں کس حد تک اس میں لوچ کی گنجائش موجود ہے یہ فیصلہ ہے جو مرکز نے کرنا ہے۔ لیکن جب یہ فیصلہ واضح ہوتا ہے اسپر عمل درآمد کروانا مقامی امیر کا کام ہے خواہ وہ مربی سلسلہ ہو یا ویسے امیر ہو۔ اور ساری جماعت کا کام ہے۔ تو اسکے لئے جو MEASURES ہونے چاہئیں اسمیں کچھ تدریج ہونی چاہیے آپ لوگوں کو میں اسلیے بتا رہا ہوں کہ آپ لوگوں کی جو تربیتی کمیٹی بنے گی وہ ان خطوط پر غور کریں یہاں زیادہ لمبی اسکی گنجائش نہیں ہے ان میں یہ باتیں نوٹ کرنے والی ہیں کہ LINIENCY کے نتیجہ میں کہاں تک معاملہ آگے بڑھ چکا ہے اور اگر یہ یقین دلوا دیا جائے پوری FIRMNESS کے ساتھ کہ اس معاملہ کو لمبا عرصہ برداشت نہیں کیا جائیگا اور کچھ MEASURES بتائی جائیں انکو کہ آپ کم از کم یہ کرنا شروع کریں تو وہ MEASURES آپ طے کریں اور ایک تدریج طے کریں کیونکہ نرمی کے بعد اچانک سختی جو ہے توڑ دیتی ہے۔ بجائے MOULD کرنے کے تو ہم نہیں پسند کرتے کہ اس مقام پر آ کر توڑا جائے بعض اوقات بیماری تدریجی ہو تو علاج بھی تدریجی کرنا پڑتا ہے جب دیکھا جائے کہ یہ مجبوری ہے تو عضو کاٹنے کا سوال بعد میں آئیگا اور لازماً ایسے بعض عضو جنکو باقی سوسائٹی کیلیے کاٹنا پڑے گا لیکن یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن جسم کی طرح ہے جماعت مومنوں کی۔ ادنیٰ سی تکلیف بھی کسی عضو کی سارا جسم محسوس کرتا ہے اس لئے عضو کاٹنے کا فیصلہ تو بہت آخری ہونا چاہیے اس سے پہلے جو اصلاحی MEASURES جو ہیں وہ لیے بھی جا چکے ہیں یا نہیں اسپر مجھے شک ہے۔ آپ نے جو یہ فرمایا کہ ہدایات دیدی گئی ہیں میرے نزدیک ابھی انکا حق ادا نہیں ہوا اس FIRMNESS کیساتھ کہ یہ آخری MEASURE ہمیں لینا پڑے گا اس تدریجی منصوبہ بندی کیساتھ کہ پہلے عورتوں کیساتھ یہ قدم اٹھایا جائے کہ انکو کہا جائے کہ مثلاً گھروں میں یہ مجالس جو کرتی ہیں آپ کہ احمدی مرد آتے ہیں اور عورتیں آپکے گھروں میں اور بے تکلفی سے ایک مجلس میں بیٹھتے ہیں اسکو بند کریں۔ اور فلاں بات یہ کریں اور یہ کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات اور احادیثِ نبوی عورت کی عصمت کی حفاظت کے متعلق قرآن کریم کی ہدایات اور انکی تشریحات اور پھر نصیحت کے رنگ میں مختلف قسم کا لٹریچر ان کو کہ معاشرہ تباہ ہو رہا ہے تم جا کدھر رہی ہو اپنی ہلاکت کیطرف جا رہی ہو۔ یہ سمجھانے والا حصہ جو ہے اسکے متعلق پہلے آپ تدریجی منصوبہ بنا لیں اور میرے ذہن میں یہ ہے کہ جلسہ سالانہ پر انشاءاللہ مستورات کو اسی موضوع پر خطاب کرنا ہے کیونکہ یہاں کی بیماری نہیں بلکہ ساری دنیا میں پھیل گئی ہے تمام مستورات مخاطب ہونگی اس پہلو سے تو تھوڑا سا وقت انکو اصلاح کا دیا جائیگا اس تھوڑے وقت میں انتہا سے زیادہ کوشش کی جائے انکو واپس لانے کی پھر اگر نہ آئیں تو پھر جو بھی تجاویز طے ہوں کی تعزیری کاروائیاں اس میں پوری طرح رحم سے الگ ہو کر فیصلہ کرنا پڑے گا۔ رحم سے الگ ہونے سے مراد یہ ہے کہ رحم تو آئیگا ان پر لازماً لیکن الگ اسلیے ہونا پڑے گا کہ زیادہ رحم کی مستحق وہ عورتیں اور بچے ہیں جو اسکے اثر سے خراب ہو رہے ہیں تو جب زیادہ کا رحم تھوڑے کے رحم کے مقابلہ پر کھڑا ہو تو پھر زیادہ رحم کو فضیلت دی جائے گی۔ یہ معنی ہیں اسکے۔ وہ وقت بھی آئیگا لیکن اس

سے پہلے تربیتی کمیٹی بنے گی اسکا مقامی حالات کے پیشِ نظر جائزہ لیکر ایک لائحہ عمل تجویز کریں کہ پھر سختی کے مقابلہ میں کیا قدم اٹھانے چاہییں اور مردوں پر ذمے داریاں عائد ہوتی ہیں یہ بھی ان پر واضح کردی جائیں کہ آپکو خدا نے قوّام بنایا ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس حد تک آپ پر ذمہ داری ہے اور اگر آپکو سلسلے سے محبت اور عشق ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہ فیصلہ کیا جائے کہ آپ اپنی بیوی سے مقاطعہ کرینگے پھر آپکو کرنا پڑے گا اور جو جائز سختیاں ہیں وہ کرنی پڑینگی اسلام جنکی اجازت دیتا ہے وہ آپکو کرنی پڑینگی ہم آپکے ذریعے کروائیں گے۔ نہیں کروائینگے تو پھر PACKAGE DEAL کے طور پر یہ باہر چلے جائیں، ہماری باقی مستورات کو اور باقی فیملیوں کے ماحول کو کیوں تباہ کرتے ہیں تو اس رنگ میں آپ غور کریں۔"

حضور کے بیان فرمودہ مندرجہ بالا ارشادات کو پیشِ نظر رکھ کر احمدی بہنوں کو اسلامی پردہ کی پابندی کی طرف لانے کیلئے تدریجاً کوشش کی جائیگی انشاءاللہ تعالیٰ سرِدست تمام مستورات اس امر کی پابندی کریں کہ وہ

1- MIXED PARTY یعنی ایسی مجالس ترک کردیں جہاں نامحرم مرد و زن بے تکلفی سے اکٹھے بیٹھ کر باتیں کرتے اور کھانا وغیرہ کھاتے ہیں امید ہے بہنیں اس امر کی پوری پابندی فرمائیں گی۔

2- باہر نکلتے ہوئے لمبا کوٹ پہنیں اور سر ڈھانپیں۔ 3- مسجد اور جماعتی اجلاسات میں ہرگز بغیر پردہ کے شامل نہ ہوں۔

امید ہے ان امور کی بجا آوری جلد ہی اسلامی پردہ کی تعلیم پر مکمل طور پر عمل پیرا ہونے میں ممد ثابت ہوگی

پردہ کے بارہ میں قرآن کریم کے احکامات

1 یا ایھا النبی قل لازولجك وبنٰتك ولنساء المومنین یدنین علیھن من جلا بیبھن ذالك ادنیٰ ان یعرفن فلا یوذین وکان اللّٰہ غفوراً رحیما (احزاب آیت ۶۰)

ترجمہ:۔ اے نبی اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دے کہ (جب وہ باہر نکلیں) کہ اپنی بڑی چادروں کو سروں پر سے گھسیٹ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں یہ امر اس بات کو ممکن بنا دیتا ہے کہ وہ پہچانی جائیں اور انکو تکلیف نہ دی جائے اور اللّٰہ بڑا بخشنے والا اور بار بار رحم کرنیوالا ہے۔

2۔ وقل للمومنٰت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علیٰ جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن اوآبائھن او آباء بعولتھن او ابنائھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن اوما ملکت ایمانھن او التٰبعین غیر اولی الاربة من الرجال او الطفل الذین لم یظھروا علیٰ عورات النسآء ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن وتوبوا الی اللّٰہ جمیعا ایه المومنون لعلکم تفلحون۔ (نور آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے اسکے جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہوں اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر سے گزار کر اسکو

ڈھانک کر پہنا کریں اور وہ صرف اپنے خاوندوں یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی ہم کفو عورتوں یا جنکے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوئے ہیں یا ایسے ماتحت مردوں پر جو ابھی جوان نہیں ہوئے یا ایسے بچوں پر جن کو ابھی عورتوں کے خاص تعلقات کا علم نہیں ہوا اپنی زینت ظاہر کریں انکے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں اور اپنے پاؤں (زور سے زمین پر) اسلیے نہ مارا کریں کہ وہ چیز ظاہر ہو جائے جس سے وہ اپنی زینت چھپا رہی ہیں اور اے مومنوں سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

3 ۔ مَاجعل اللہ لِرجل من قلبین فی جوفہٖ وماجعلَ ازواجکمُ الّٰٓئِی تظٰھِرُوْنَ منھنَّ اُمَّھٰتکم وَمَا جعل ادعِیَآءَ کُمْ ابناءَ کم ذالکم قولکم بِاَ فواھکم واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل احزاب آیت 5

ترجمہ :۔ اللہ نے کسی مرد کے سینے میں دو دل نہیں بنائے اور نہ تمہاری بیویوں کو جنکو تم بعض دفعہ تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری مائیں بنایا ہے اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا بنایا ہے یہ سب تمہاری زبانی باتیں ہیں اور اللہ ہی سچی بات کہتا ہے اور وہی سیدھا راستہ دکھاتا ہے ۔

نوٹ :۔ ہماری بعض بہنیں نامحرم مردوں کو منہ بولا بھائی یا دیور وغیرہ بنا لیتی ہیں اسطرح ایک غیر محرم جوان مرد کا گھر میں آنا جانا شروع ہو جاتا ہے یہ طریق انتہائی نامناسب ہے قرآن مجید کی مندرجہ بالا آیت سے صاف ظاہر ہے کہ حقیقی رشتے وہی ہیں جو خدا نے قائم کئے ہیں منہ بولے رشتوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے تمام احمدی خواتین کو اس طریق سے کلیّۃً اجتناب کرنا چاہیے۔

پردہ سے مراد قید نہیں :۔ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقعہ بھی نہ ملے اور ایسی کوئی تقریب پیش نہ آئے جس سے بدخطرات جنبش کر سکیں اسلامی پردہ کی یہی فلاسفی اور یہی ہدایت شرعی ہے خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے یہ ان نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اسمیں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے ۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی ص ۲/۸)

مکسڈ پارٹی ناجائز ہیں :۔ حضرت مصلح موعود رضؓ فرماتے ہیں

جو چیز منع ہے وہ یہ ہے کہ عورت کھلے منہ پھرے اور مردوں سے اختلاط کریں ہاں اگر وہ گھونگٹ نکال کے اور آنکھوں سے راستہ وغیرہ دیکھے تو یہ جائز ہے لیکن منہ سے کپڑا اٹھا دینا یا مکسڈ پارٹیوں میں جانا جبکہ ادھر بھی مرد بیٹھے ہوں اور انکا مردوں کے ساتھ بے تکلفی سے غیر ضروری باتیں کرنا یہ ناجائز ہے (سورہ نور تفسیر کبیر ص ۳۰۴)

پس اسلامی تعلیم کے ماتحت پردے کے قوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے عورت ہر قسم کے کاموں میں مردوں کے شریک حال ہو سکتی ہے وہ مردوں سے پڑھ سکتی ہے ان کا لیکچر سن سکتی ہے اور اگر کسی جلسہ میں کوئی ایسی تقریر کرنی پڑے جو مرد نہیں کر سکتا تو عورت تقریر بھی کر سکتی ہے مجالس وعظ و لیکچروں میں مردوں سے الگ ہو کر بیٹھ سکتی ہے ضرورت کے موقعہ پر اپنی رائے بیان کر سکتی ہے اور بحث بھی کر سکتی ہے ۔ (تفسیر کبیر سورۃ نور ص ۳۰۴)

جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی دوسری مجلس شوریٰ کا انعقاد

حسبِ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کی دوسری مجلس شوریٰ کا انعقاد مورخہ ۱۱-۱۲ دسمبر کو مسجد نور فرانکفورٹ میں ہوا مغربی جرمنی کی پہلی مجلس شوریٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حالیہ دورے کے دوران منعقد فرمائی تھی آئندہ سے مجالس شوریٰ ماہ دسمبر میں ہی منعقد ہوا کرینگی انشاء اللہ۔ جماعت احمدیہ جرمنی کی دوسری مجلس شوریٰ میں ملک بھر سے ۶۵ نمائندگان نے شرکت فرمائی اور ۸۴-۱۹۸۳ کے مجوزہ بجٹ آمد و خرچ کے علاوہ تعلیم تبلیغ اور مالی امور سے متعلقہ موصول ہونے والی ۱۲ تجاویز زیرِ غور آئیں۔

الفضل ڈائجسٹ

تبلیغ کا نیا طریق:۔ سوال و جواب کی جو مجالس خدا تعالیٰ نے خود جماعت کے سامنے تبلیغ کے ایک نئے ذریعے کے طور پر رکھ دی ہیں انکو گھر گھر پھیلایا جائے ..... ہر گھر میں مجلس سوال و جواب قائم ہونی چاہیے ہر گھر میں فی الوقت قائم نہیں ہو سکتی تو اگر آپکے تین گھر ہیں تو ٹارگٹ مقرر کر لیں کہ اس سال ہم ان گھروں کو مجالس سوال و جواب کے مراکز میں تبدیل کر دینگے اور اگلے سال اور دس کو لے لیں اور پھر اور کو پھر بات پھیل جاتی ہے اسطرح جو آپکی نئی نسل ہے اسکو تبلیغ کا شوق پیدا ہو جائیگا اور پھیلاؤ بہت وسیع ہوگا۔ (الفضل ۲۱ اکتوبر)

وقف زندگی کی ضرورت:۔ میں انصار کو وقف زندگی کی تحریک کرنا چاہتا ہوں سلسلہ کو بہت زیادہ واقفین کی ضرورت ہے کام پھیل رہا ہے ہر پہلو سے کارکنوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے .... جو لطف وقف زندگی میں ہے وہ کسی اور میں نہیں جتنے واقفین سلسلہ کو میسر ہونگے اتنی تیزی سے اسلام کو فتح حاصل ہوگی

(انصار اللہ کے اجتماع سے حضور کا خطاب)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یورپ میں ایک خاص ہوا چلی ہے اور دلیل کو سننے کیطرف متوجہ ہو رہے ہیں اسکے جواب میں لازماً ہمیں کچھ کرنا پڑیگا بچوں بڑوں بوڑھوں جوانوں کو میدان تبلیغ میں جھونکنا پڑیگا اہل یورپ کا مطالبہ ہم نے پورا کرنا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں مقرر کیا ہے اس کام کیلئے۔

عورتوں کا جہاد:۔ جب تک میدان جہاد میں عورتوں سے پورا کام نہیں لیا جائے گا صحیح معنوں میں کام نہیں ہوگا صحیح معنوں میں اسلام کی فتح کے دن قریب نہیں آئینگے۔

(لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع سے حضور کا خطاب)

وقف عارضی:۔ وقف عارضی کی ضرورت بہت ہے بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربیان سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا بہت اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہیے۔

(ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ)

اموال میں برکت:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

وہ مزدور جسنے ۳۰ روپے چندہ لکھوایا آج اسکا وعدہ تین ہزار پانچ سو روپے ہے وہ مزدور جسنے ۱۰ روپے وعدہ لکھوایا آج اسکا چندہ پانچ ہزار روپے سالانہ ہے وہ بچہ جسنے پانچ روپے سے چندے کا آغاز کیا تھا گذشتہ سال اسکا وعدہ پانچ ہزار روپے سے زائد تھا ہر عمر اور ہر طبقہ کے لوگوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے نوازا انہوں نے جہاں روحانی مدارج حاصل کئے وہیں دنیوی مدارج میں بھی کسی سے کم نہیں رہے

انکی اولادوں نے انکی قربانیوں کا اتنا پھل کھایا کہ سیری کے مقام تک پہنچ گئے اور اللہ کے فضل ہیں کہ ختم ہونے میں نہیں آتے۔

تحریک جدید کا دفتر سوئم لجنہ اماء اللہ کے سپرد ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں

"اس سے پہلے دفتر اول انصار اللہ کے سپرد اور دفتر دوئم خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا تھا جنہوں نے بڑا اچھا کام کیا یہ موضوع کسی ذیلی تنظیم کے سپرد نہ تھا شاید اسمیں کمی رہ گئی ...... مجھے امید ہے لجنہ بڑی تیزی سے اسطرف توجہ دیگی لجنہ کے بارہ میں ہمارا تجربہ یہ ہے کہ جب یہ کسی کام کو ہاتھ میں لے لیتی ہیں تو انکی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ مردوں کو پیچھے چھوڑ دیا جائے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے فاستبقوا الخیرات کا یہ نہایت حسین نظارہ دیکھنے میں آتا ہے۔ (الفضل ۸ نومبر ۸۲ء)

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایک مجلس عرفان میں فرماتے ہیں۔ "دین کے معاملہ میں تو بہت زیادہ محتاط ہونا چاہیے لا الٰہ الا اللہ جب خالی لکھو گے تو لازماً یہ غلط فہمی پیدا ہوگی کہ انہوں نے محمد رسول اللہ کا ذکر چھوڑ دیا نعوذ باللہ من ذالک لیکن جب پوری حدیث لکھو گے اور پوری کولنسی صرف دو لفظ زائد کرنے ہیں افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ (اور ساتھ حوالہ دیدیں) تو کسی کی مجال نہیں کہ اعتراض کرے۔

احباب جماعت کے باہمی نزاع دور کرنے کے بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ ارشاد

بعض جگہ بے انتہا ضد نظر آتی ہے۔ بعض جگہ انانیت نظر آتی ہے کہ اگر ہم جھک گئے۔ ہم نے دوسرے فریق کے سامنے حساب پیش کر دیئے تو گویا ہماری ناک کٹ گئی ہم ذلیل ہوگئے۔ تو اس کے لئے دو باتیں میرے سامنے ہیں اول تو تقوےٰ سے کام لیتے ہوئے اپنے نفس پر غور کریں اور جہاں تک ممکن ہے اپنے موقف کی اصلاح کریں، اپنے مطالبات کو درست کریں اور کوشش کریں کہ مصالحت کے ذریعہ، افہام و تفہیم کے ذریعہ یہ سارے معاملات طے ہو جائیں۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا اور ہر فریق یہ سمجھتا ہے کہ دوسرے کی غلطی ہے۔ بعض دفعہ دیانتداری سے سمجھ رہا ہوتا ہے تو پھر سب سے آسان طریق یہ ہے کہ IRREVOCABLE ثالثی اختیار کرلے یعنی ناقابلِ تنسیخ ثالثی مان لے جس کو عدالت بھی تسلیم کرتی ہے اور پھر اس کی تنفیذ کرواتی ہے۔ اگر دونوں فریق متقی ہیں اور اُن کو خوف ہی کوئی نہیں اور ثالث مل کر بنانا ہے تو پھر بیچاری قضاء کو کیوں مصیبت میں ڈالتے ہیں۔ عدالتوں میں کیوں ایک دوسرے کا روپیہ اور وقت برباد کرتے ہیں۔ ثالث بنائیں۔ دونوں فریق رضامند ہو جائیں کسی متقی آدمی پر یا اپنا اپنا ثالث چُن لیں اور وہ کوئی تیسرا چُن لے۔ اگر کوئی فریق اِس طریق کو اختیار نہیں کرتا تو اکثر صورتوں میں اس کے اندر کوئی کمزوری ہوتی ہے وہ ڈرتا ہے کہ اگر مَیں نے ثالثی کو مان لیا تو واپسی کی راہ ختم ہو جائے گی اور پھر مجھے لازماً سرِ تسلیم خم کرنا پڑے گا اور مَیں جو لُوٹ مار کرنا چاہتا ہوں اس سے محروم ہو جاؤں گا۔ لیکن اگر دِلوں میں انصاف اور تقویٰ ہے تو سب سے اچھا طریق یہی ہے۔ چنانچہ حَکَمًا مِّنْ اَھْلِهٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَھْلِهَا (النساء: ۳۶) میں بھی یہی طریق سکھایا گیا ہے۔

غرض جھگڑے خواہ جائیدادوں کے ہوں یا خاندانوں کے ہوں بہترین طریق یہ ہے کہ ایک فریق اپنی طرف سے ایک حکم کو چُن لے اور دوسرا فریق اپنی طرف سے ایک حکم کو چُن لے۔ دونوں سر جوڑ کر کوشش کریں اگر وہ سمجھوتہ نہیں کرپاتے تو پھر ایک تیسرے کو چُن لیں۔ اگر یہ نہیں تو پھر قضاء میں آئیں۔ بے شک اپنی مصیبت کو بھی لمبا کریں مجبوری ہے ہم اُن کو اِس سے باز نہیں رکھ سکتے۔ قضاء میں آئیں لیکن قضاء کا کام ہے کہ جلد از جلد ان فیصلوں کو نپٹانے کی کوشش کرے۔ جو حقوق ہیں اُن سے اُن کو کوئی روک نہیں سکتا۔ عدل کے تقاضوں کو پُورا کرنیکے اسلام میں جو حقوق قائم ہیں، وہ بہرحال دیئے جائیں گے۔ لیکن یہ مَیں بتا دیتا ہوں کہ

اگر فیصلوں کے بعد کسی فریق نے خواہ وہ کسی خاندان سے تعلق رکھتا ہو خواہ دُنیا کے لحاظ سے کسی مقام کا انسان ہو۔ اپنے آپ کو جو مرضی سمجھتا ہو۔ اگر اُسنے بعد میں نظامِ سلسلہ سے تعاون نہیں کیا تو اس کو جماعت سے خارج کیا جائے گا ایسے وجود کو ہرگز جماعت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔

ضروری اعلان

حضور ایدہ اللہ کے زیرِ ارشاد پاکستانی احمدیوں کے مسائل حل کرنے کیلئے جو کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اسنے کام شروع کر دیا ہے اور مرکز سے اس سلسلہ میں راہنمائی بھی مل رہی ہے۔ سر دست پاکستان میں روزگار کے درج ذیل مواقع میسر ہیں۔

1۔ کراچی میں پانچ پانچ ہزار ایکڑ رقبہ کی زمین پٹہ پر ڈیری فارم یا پولٹری فارم بنانے کی غرض سے سالانہ 5 روپے فی ایکڑ کرایہ پر دستیاب ہے۔

2۔ ربوہ میں سمال انڈسٹری برائے گارمنٹس زیرِ تجویز ہے جو یورپ میں قابل قبول ہو۔ دس پندرہ دیانتدار احمدی مل کر اگر کام شروع کرنا چاہیں تو جماعت انکی ابتدائی مدد کر سکتی ہے۔ اس غرض کیلئے جاپانی مشینری کا مکمل یونٹ 20 لاکھ روپے مالیت کا ہے۔

3۔ لاہور چھاؤنی میں ایک باموقع دس کنال کا کمرشل پلاٹ جسپر تین بڑی کوٹھیاں بھی بنی ہوئی ہیں 34/35 لاکھ روپے میں مل سکتا ہے مزید 20/25 لاکھ روپے کی سرمایہ کاری سے ایک شاندار مارکیٹ بنائی جا سکتی ہے جسکا کرایہ حصہ دار بانٹ سکتے ہیں اور جائیداد بھی دن بدن زیادہ مہنگی ہوتی جائیگی۔ جو دوست ان پراجیکٹس میں سے کسی ایک میں حصہ لینا چاہیں وہ کمیٹی ہذا کے صدر سے رابطہ قائم کریں۔ (صدر کمیٹی)